ایک یادگار مشاعرہ

ڈاکٹر امجد ثاقب

urdukutabkhanapk.blogspot

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک یادگار مشاعرہ

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot
urdukutabkhanapk.blogspot.com

مرتب

ڈاکٹر امجد ثاقب

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتاب کا نام	ایک یادگار مشاعرہ
ناشر	جبران علی
کتابت	وسیم اصغر
تصاویر	مشتاق ناصر۔ڈاکٹر سرفراز علی
سرورق	ساجد قریشی
تزئین	ایاز علی
سنِ اشاعت	2014
پرنٹر	محمود کمبوہ پرنٹر
قیمت	400روپے
بیرونِ ملک	10ڈالر
ایڈیشن	پہلا:(1993)، دوسرا:(2014)
ملنے کا پتہ	1۔ 19، سوک سنٹر، سیکٹر A-2، ٹاؤن شپ لاہور نزد ہمدرد چوک، کوٹ لکھپت انڈسٹریل ایریا، یا
	2۔ مکان نمبر 382، بلاک 15، سیکٹر بی ون، ٹاؤن شپ لاہور
	فون: 042-35122743 ای میل: info@akhuwat.org.p
	www.akhuwat.org.pk

Distributors for Pakistan

Sang-e-Meel Publication

25 - Lower Mall (Shahrah-e-Pakistan) Lahore,

Ph: +92 42 37220100, 37228143

Email: smp@sangemeel.co

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

انتساب

والدہ محترمہ اور والد محترم کے نام

جن کی دعائے نیم شب اور آہِ صبح گاہی

سرمایہ حیات ہے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot
urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ترتیب

۱ ـــــــ حرفِ چند	9
۲ ـــــــ تاثرات	11
۳ ـــــــ اخباری تراشے	23
۴ ـــــــ خطبہ استقبالیہ	37
۵ ـــــــ حسن کلام	51
۶ ـــــــ حاصل مشاعرہ	95
۷ ـــــــ چند تصویر بتاں	

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot
urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حرفِ چند

ڈاکٹر امجد ثاقب تعلیم کے لحاظ سے طبیب ہیں۔ تاہم پیشے کے اعتبار سے وہ ضلعی انتظامی گروپ (ڈی۔ ایم۔ جی) سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہت ذہین اور باصلاحیت انسان ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ وہ فنون لطیفہ کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں اور شعر و ادب کے دل دادہ ہیں۔ چنیوٹ میں اپنی تعیناتی کے دوران انہوں نے معروف منتظم اور شاعر محمد اطہر طاہر کی قیادت میں عمر حیات لائبریری قائم کی۔ علاوہ ازیں انہوں نے شہر کی ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کو بھی تیز تر کیا۔

اس ضمن میں اہل ذوق اس مشاعرے کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے جو ڈاکٹر امجد ثاقب نے گزشتہ موسم گرما کی ایک چاندنی رات میں دریائے چناب کے کنارے منعقد کرایا۔ اس مشاعرے کی صدارت دنیائے اردو کے معروف ترین شاعر اور مصنف احمد ندیم قاسمی نے کی جبکہ اس میں شریک ہونے والے شعراء میں جعفر شیرازی، شہزاد احمد، روحی کنجاہی، امجد اسلام امجد، خالد احمد، عطاالحق قاسمی، شبنم شکیل، ریاض مجید، یاسمین حمید اور دیگر شامل تھے۔ اس مشاعرے کا انتظام و انصرام ڈاکٹر امجد ثاقب کے ذوق جمال کی عکاسی کرتا تھا۔

مشاعرہ ایک قدیم روایت ہے۔ یہ شعراء کو شعر و ادب کے قاری سے براہِ راست روشناس ہی نہیں کراتا بلکہ ان کے ادبی مذاق کی تہذیب و تسکین کا باعث بھی بنتا ہے۔ مشاعروں اور ادبی مجالس کے انعقاد سے کسی علاقے کا ادبی و ثقافتی تشخص ابھرتا ہے اور وہاں کے باسیوں کے زاویہ فکر میں ایک مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے جو اس مادی دور میں از بسکہ ضروری ہے۔

ڈاکٹر امجد ثاقب نے چنیوٹ کے یادگار مشاعرے کو کتابی شکل میں شائع کر کے ادب کی گراں قدر

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خدمت انجام دی ہے۔قارئین ادب نے ادب کی ترویج واشاعت کے سلسلے میں ان سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔امید ہے آنے والے دنوں میں وہ اپنے قدر دانوں کو مایوس نہیں کریں گے۔

محمد افسر ساجد

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot
urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تاثرات

☆ احمد ندیم قاسمی

☆ امجد اسلام امجد

☆ شہزاد احمد

☆ جعفر شیرازی

☆ افسر ساجد

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زندگی میں بے شمار مشاعروں میں شرکت کا موقع ملا ہے‘ ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء کو چنیوٹ میں دریائے چناب کے کنارے منعقد ہونے والا مشاعرہ میری یادداشت میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جس خوش اسلوبی سے اس مشاعرے کو منتظمین کرام نے سجایا‘ سنوارا وہ ہر لحاظ سے لائق تحسین ہے۔ اتنا پر فضا مشاعرہ پاکستان میں شاید ہی کبھی منعقد ہوا ہو۔

احمد ندیم قاسمی

urdukutabkhanapk.blogspot.com
اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ مشاعرہ اس لحاظ سے انوکھا تھا کہ اسے ایک کل کے طور پر Conceive کرنے کی کوشش کی گئی تھیا۔ایک نیا نامیاتی کل بنایا گیا تھا۔دریا کا کنارہ،مغل روایتی فضا،سائے،روشنی کا اہتمام اور کئی دوسرے عناصر مل ملا کر ایک الگ اور سحر کی سی فضا پیدا کر رہے تھے۔اس Illusion کو آگے چلانے کی ضرورت ہے۔یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ ہم تمام روایتی عناصر کو ان کی روایتی شکل میں قبول کریں۔تجربات کیے جانے چاہئیں خواہ وہ کیسے ہی عجیب کیوں نہ نظر آئیں۔

شہزاد احمد

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot
urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چینوٹ کا یہ مشاعرہ اس اعتبار سے ایک بہت انوکھا اور خوب صورت واقعہ ہے کہ بطور شاعر ایسی محفلیں زندگی میں بہت کم میسر آتی ہیں۔ یہ تقریب حسن ترتیب اور جمالیات کا ایک دل کش مرقع تھی۔ جس سلیقے اور محنت سے منتظمین نے ایک ماحول پیدا کیا اس کی یاد مدتوں ہمارے ساتھ رہے گی۔ ڈاکٹر امجد ثاقب کی مہمان نوازی اس سب پہ مستزاد ہے۔

امجد اسلام امجد

urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شاہان مغلیہ کے دور کا مشاعرہ

جی چاہتا ہے کہ آپ کو اتنا شاندار اور خوبصورت مشاعرہ منعقد کرنے کی مبارک دوں۔ ڈاکٹر صاحب باخدا یہ بات میں دل کی گہرائیوں سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے خلوص اور پر کشش شخصیت نے تو مسحور کیا ہی تھا لیکن مشاعرے کے انتظامات' نظم ونسق میں حسن انتظام' مشاعرے کے لئے جگہ کا انتخاب' سامعین کا ادبی مزاج اور منتظمین مشاعرہ کی حسن کارکردگی سب کچھ جادوئی کیفیت کے حامل تھے۔ میں نے بے شمار کل پاکستان' آل انڈیا مشاعرے پڑھے ہیں۔ لیکن دو مشاعرے میری زندگی کی یادگار ہیں۔ ایک مشاعرہ انبالہ میں ۱۹۸۲ء میں پڑھا تھا۔ ہزاروں سامعین دادوتحسین میں زمین وآسمان ایک کر رہے ہیں۔ لاکھوں' ہزاروں کے مجمعے میں ایک سامع کو بھی ہوٹ کرتے نہیں سنا! یہی عالم چنیوٹ کے مشاعرہ کا تھا۔ اس کی خوب صورتی اپنی جگہ لیکن سامعین کا سکون کے ساتھ شعرا کا کلام سننا اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ ان سامعین میں آپ کی خوب صورت شخصیت' حسن انتظام اور نظم وضبط منعکس تھے۔ خدا جانتا ہے اس میں ذرہ بھر تصنع نہیں۔ سب شعرا کی رائے بالکل میرے ساتھ ملتی ہے۔ ہم نے تادیر آپ کے مشاعرے کی تعریف کی انہی دنوں عالمی مشاعروں میں بھی شرکت کی لیکن اتنا لطف کہیں نہیں آیا۔ آپ کا مشاعرہ شاہان مغلیہ کے دور کے مشاعروں کی یاد تازہ کرتا ہے کنارِ دریا پر یہ مشاعرہ سحر کی سی کیفیت کا حامل تھا۔ اتنے اچھے سامعین میں نے آج تک نہیں دیکھے (سوائے انبالہ کے) یہ اگر آپ کی زندگی کا پہلا مشاعرہ تھا تو آگے کیا ہوگا۔ میں کہتا ہوں۔ ادب کی خدمت میں آپ کا یہ کارنامہ برسوں یادگار رہے گا۔ خدا کرے آپ بلندی درجات کی صورت میں بھی ادب کو پروان چڑھانے میں اسی طرح صدق دل سے کوشش کرتے رہیں۔

جعفر شیرازی

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لبِ دریا، شب مہتاب

مشاعرہ عمدہ تھا۔انتظامات کی Logistics آپ کے ذوق سلیم کی عکاسی کرتی تھیں۔شاعروں کی دیکھ بھال میں بھی آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوصف ذاتی دلچسپی لی۔سامعین کرام متعدد ہونے کے علاوہ Responsive بھی تھے۔منظر شب مشاعرہ بھی نہایت دل فریب تھا، دریا کا لب اور مہتابی شب!

آپ کی تقریر (سپاس نامہ) مشاعرہ کی شعری ساختیات ہی کا ایک حصہ معلوم ہوتی تھی۔نپی تلی، جامع اور سلیس! جناب محمد اطہر طاہر کی تقریب میں موجودگی ان کے ادیب ہونے اور ادبی سرگرمیوں کا نقیب ہونے کا برملا اظہار کر رہی تھی۔

محمد افسر ساجد

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اخباری تراشے

نوائے وقت

پاکستان

امروز

مساوات

THE NATION

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اردو کتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چودھویں رات کا چاند
دریا کا کنارہ اور شاعری کی خوشبو

زندگی میں ہزاروں مشاعرے پڑھے ہیں لیکن ایک مشاعرہ جو ہمیشہ یاد رہے گا وہ چنیوٹ کا مشاعرہ ہے۔ منتظمین روایت اور نفاست کے عاشق لگتے تھے چنانچہ انہوں نے ان دونوں چیزوں کی پاسداری کے لئے باقی تیاریوں کے علاوہ چودہ دن تو صرف چودھویں رات کے چاند کا انتظار کیا اور جب چودھویں کا چاند بام پر آیا تو انہوں نے دریائے چناب کے کنارے کو مشاعرے کے لئے منتخب کیا۔ شعرأ کو ایک سیکڑوں برس پرانے برگد کے درخت تلے بچھی چاندنیوں اور پھولوں کی سٹیج پر بٹھایا۔ ان کی خدمت میں مغلیہ دور کے لباس میں ملبوس خدام ادب مامور کئے جو پیچھے کھڑے مورچھل سے انھیں ہوا دیتے رہے۔ رات کے سناٹے میں دریائے چناب کی پرسکون موجوں میں ایک کشتی لنگر انداز تھی۔ جب سٹیج سے کسی شاعر کا نام پکارا جاتا اس کے ساتھ ہی اس کے نام کی ایک شمع کشتی میں فروزاں کر دی جاتی اور یوں وہ کشتی مشاعرے کے اختتام تک ان بڑے ناموں سے جھلملاتی رہی!

اور قارئین کرام! آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ اس قدر خوش ذوقی کا مظاہرہ چنیوٹ پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے کیا گیا کہ یہ مظاہرہ پولیس اور انتظامیہ کے تعاون سے منعقد ہوا تھا۔ چنیوٹ کے اسسٹنٹ کمشنر محمد امجد ثاقب مشاعرے کے آغاز میں ہر شاعر کو ہار پہناتے تھے اور ڈپٹی کمشنر محمد اطہر طاہر شاعر کو خوش آمدید کہتے تھے۔ ڈاکٹر امجد ثاقب نے مشاعرے کے آغاز میں جو خطبہ استقبالیہ پڑھا' شعرأ کو اس خطبے کی ادبی لطافتوں سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ غیروں کے نہیں اپنوں ہی کے مہمان ہیں اور جب یار لوگوں نے اپنے معظم بن ظہور کو بھی شعرأ کے اردگرد منڈلاتے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اور انتظامات میں مشغول دیکھا تو ان پر یہ بھید بھی کھلا کہ پولیس اور انتظامیہ کو ''راستہ دس والے تارے'' کون ہیں؟

مشاعرے کی نظامت ڈاکٹر اجمل نیازی کے سپرد تھی جنہیں اگر منڈیوں کے بھاؤ بتانے پر بھی مامور کر دیا جائے تو وہ اسے تخلیقی رنگ دے دیتے ہیں۔ اجمل نیازی نے نظامت کو بھی یہاں پڑھی جانے والی غزلوں اور نظموں کا جزو بنا دیا۔ شعرأ میں حضرت احمد ندیم قاسمی سے ''عطأ الحق قاسمی'' تک موجود تھے۔ سامعین کا یہ عالم تھا کہ لگتا تھا وہ مشاعرہ سننے کے علاوہ مشاعرہ ''سنانے'' کے لئے بھی یہاں جمع ہیں۔ چنانچہ پہلے شاعر سے لے کر آخری شاعر تک انھوں نے اتنے انہماک' توجہ اور خوش ذوقی سے سنا کہ اگر بہترین سامعین کی ٹرافی دینے کی روایت ہوتو یہ ٹرافی بغیر کسی تامل کے اہالیان چنیوٹ کو دی جاسکتی ہے!

مشاعرے کے آغاز سے قبل ڈاکٹر امجد ثاقب اپنے رفقأ کی معیت میں شعراء کو عمر حیات محل لے گئے جو چنیوٹ کے ایک محلے میں واقع ہے۔ عمر حیات کون تھا' یہ محل کیا چیز ہے؟ اس پر میں کسی علیحدہ کالم میں اظہارِ خیال کروں گا۔ یہاں صرف اتنا بتانا ضروری ہے کہ عمر حیات محل ایک انتہائی خوب صورت عمارت ہے۔ جو ۱۹۳۰ء میں تعمیر کی گئی تھی اور اس کے مالکان کی وفات کے بعد وہاں عمر حیات کے ملازمین قابض ہوگئے تھے۔ جناب محمد طاہر اطہر کی نظر اس ثقافتی ورثے پر پڑی تو انہوں نے دن رات ایک کر کے اس عمارت کی پرانی عظمت بحال کی۔ اس کے ساتھ ایک خوبصورت لائبریری بنائی اور اب یہ محل چنیوٹ کی ایک ایسی عمارت ہے جس پر چنیوٹ والے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

مشاعرے میں اپنی باری بھگتانے کے بعد میں' ریاض مجید' امجد اسلام امجد اور ایوب خاور دریا میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لنگر انداز اس کشتی میں آ کر بیٹھ گئے جہاں شعرأ کے ناموں کی شمعیں جھلملا رہی تھی۔ چودھویں رات کا چاند، دریا کا کنارہ اور صدیوں پرانا شہر، مجھے لگا جیسے یہ زمین ساکت ہوگئی ہے اور صرف لطافتیں سفر میں ہیں لیکن یاسمین حمید اور ڈاکٹر حمید کے ساتھ پر شور سڑکوں پر سے واپس لاہور جاتے ہوئے جگہ جگہ بکھرے غربت اور افلاس کے مناظر نے مجھے واپس ان دنیاؤں میں بھیج دیا جن سے آنکھیں چرانے کے لئے ہم شب ماہ تاب اور لب دریا کی تلاش میں نکلتے ہیں!

عطأ الحق قاسمی

(روزنامہ نوائے وقت ۱۳ جون ۱۹۹۱ء)

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چناب کے کنارے ایک مشاعرہ

مشاعرے اب ہماری تہذیبی وثقافتی زندگی کا ایک لازمی جزو بنتے جا رہے ہے۔اس ادبی سرگرمی میں لوگوں کی دل چسپی ذوق وشوق کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ پورے کا پورا گھرانہ سامعین بن جاتا ہے۔عورتوں کی گود میں چھوٹے بچے بھی داد دینے والوں کا ساتھ دیتے ہیں۔گزشتہ مہینے میں کراچی تو مشاعروں کا گڑھ بنا رہا۔ پاکستان کے علاوہ بھارت سے بھی بے شمار شعرأاور شاعرات آئی ہوئی تھیں۔چین کے شاعر چانگ شی شوآن نے کراچی اور دوسری جگہوں پر مشاعروں میں شریک ہوکران تقریبات کو عالمی بنادیا۔

کئی مشاعرے اذان فجر تک جاری رہے۔مگر نہ شعرا تھکے اور نہ سامعین کو نیند آئی۔ضلعی انتظامیہ اور پولیس اب مشاعروں کو اپنا فنکشن سمجھتی ہے۔اب سیاسی میدان کے لوگ بھی اسی راہ پر نکل آئے ہیں۔ ملتان کے مشاعرے کی صدارت وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر دائیں نے کی اور صبح کاذب تک سٹیج پر بیٹھے رہے اور داد بھی دی۔میاں چنوں کے مشاعرے کی صدارت چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے کی اور موسلادار بارش کے باوجود صدارت کرتے رہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سینٹ کے اجلاس کے دوران کوئی بحران انھیں پریشان نہیں کرسکتا۔ یہاں انہیں وائیں صاحب کی رفاقت بھی حاصل تھی۔وائیں صاحب کی امداد کے لئے مختار ترابی موجود تھے۔یہ لوگوں کی مشاعروں سے دوستی کا اعلان تھا کہ کوئی بھی آدمی تقریب سے بھاگ کر نہ گیا۔سامعین میں قلندرانہ ادا والے صوبائی وزیر چودھری محمد اقبال اور صاحب دل سیکرٹری اطلاعات طارق محمود صاحب بھی موجود تھے، بہاول پور کا مشاعرہ بھی یادرہ جانے والی تقریب تھی۔ یہاں مرتضیٰ برلاس سٹیج پر تھے اور انھیں مشاعروں کا بڑا وسیع تجربہ ہے، مرتضیٰ برلاس کو منور جمیل قریشی کی خدمات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حاصل تھیں۔ ملتان میں سید شوکت علی مشاعرے کا مرکزی نقطہ تھے۔اس کے ارد گرد دائرہ ڈاکٹر طاہر تونسوی نے بنایا۔ فیصل آباد کا مشاعرہ چناب کلب میں تھا۔یہاں کوئی افسر نظر نہ آیا۔مگر کلب کے ممبران اتنے سیٹھ ہیں کہ افسران سے کم نہیں۔مشاعروں کے ذوق میں بھی شان افسرانہ رکھتے ہیں۔ یہاں ایک مخلص انسان معظم بن ظہور مروتوں اور محبتوں کا پیکر ہے۔اعجاز کنور راجہ بھی مشاعرے کے لئے بے تاب رہتا ہے۔

دریائے چناب کے کنارے مشاعرے میں بھی معظم بن ظہور کی خواہشوں کی ایک جھلک نمایاں تھی اس مشاعرے کی صدارت ڈپٹی کمشنر جھنگ محمد اطہر طاہر نے کی۔انھوں نے اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کے تعاون سے ایک اجڑے ہوئے عمر حیات محل کو پڑھنے لکھنے سے دل چسپی رکھنے والوں کا محلّہ بنادیا۔وہاں اب ایک شان دار لائبریری ہے۔ ہر مشاعرے میں کمشنر ڈپٹی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر نے تقریر کی۔جس نے سامعین کے علاوہ شعرا کو بھی بے حد متاثر کیا۔مرتضٰی برلاس' سید شوکت علی انور غازی' ڈاکٹر امجد ثاقب اور محمد اطہر طاہر نے مختلف مشاعروں میں خطاب کیا اور دانش ورانہ اسلوب کے ساتھ ادیبانہ اور شاعرانہ انداز بھی اختیار کیا۔کسی مشاعرے کے انتظام وانصرام چلانے کے لئے تخلیقی صلاحیتوں کو آزما کر یادگار کامیابیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔مزاحیہ شاعری دلوں میں ایک کشادگی پیدا کردیتی ہے۔میرے خیال میں مشاعرے ایک صحت مند ماحول قائم کرنے میں بڑے معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔

کنارِ چناب مشاعرے کے اس موقع پر نجیب احمد کا یہ شعر عجب لطف دے گیا۔

کھلنڈر سا کوئی بچہ ہے دریا
سمندر تک اچھلتا جا رہا ہے

جب میزبان مشاعرہ نے احمد ندیم قاسمی کا یہ شعر پڑھا تو پورے ماحول پر ایک وارفتگی چھا گئی۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا

میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

برگد کے بوڑھے درخت کی ٹہنیوں سے برستی روشنیوں کے نیچے بنائے ہوئے سٹیج پر بیٹھے ہوئے شاعروں کو دریائے چناب اپنا ہم سفر لگ رہا تھا اور سامعین ان کے ہم راز۔ ہر شخص نہ بھلائی جانے والی کیفیت سے سرشار ہوا جا رہا تھا۔ ہر شہر میں سالانہ تقریب کے طور پر ایسا ہی مشاعرہ ہونا چاہیے۔اس میں مقامی شعراہی شرکت کریں تو بھی ایک خوش گوار صورت حال دیر تک برقرار رہے گی۔

اجمل نیازی

روزنامہ پاکستان ۱۱ جون ۱۹۹۱ء

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

برگد کا درخت چنیوٹ کا مشاعرہ
اور لکھنؤ کی یاد

حلقہ فروغ علم وفن چنیوٹ کے زیر انتظام ۳۰ مئی کو دریائے چناب کے پہلو میں ایک محفل مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ ''حلقہ فروغ علم وفن'' کے نام سے ایک ادبی محفل کی داغ بیل چند ماہ پہلے ڈپٹی کمشنر جھنگ محمد اطہر طاہر اور اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ ڈاکٹر محمد امجد ثاقب نے عمر حیات محل میں' جو شہر کا ایک قدیم تاریخی محل ہے اور جسے انتظامیہ نے میوزیم اور لائبریری کی شکل دے دی ہے' میں ڈالی تھی۔ محفل مشاعرہ رات دس بجے شروع ہوئی۔ اور رات ڈھلے صبح تین بجے تک جاری رہی۔ دریا کے دہانے پر اس محفل کا انعقاد اپنی منفرد حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ برگد کے درخت کے نیچے شعرا کی نشستوں کا اہتمام کچھ اس طریقہ سے کیا گیا تھا کہ اونچے چبوترے پر گدے بچھا کر اوپر تکیے لگا دیئے گئے تھے میرِ مشاعرہ کے فرائض احمد ندیم قاسمی نے سرانجام دیئے۔ جب کہ مہمان خصوصی ڈپٹی کمشنر جھنگ محمد اطہر طاہر تھے اور سٹیج سیکرٹری اجمل نیازی تھے۔ شعرأ کو بڑے اعزاز کے ساتھ ایک ایک کر کے اپنی نشستوں پر بیٹھنے کی دعوت دی گئی۔ جنھیں اے سی چنیوٹ ڈاکٹر محمد امجد ثاقب اور اے ایس پی امجد جاوید سلیمی گلاب کے پھولوں کے ہار پہناتے رہے۔ مقام مشاعرہ کے آس پاس کے درختوں کو مدھم رنگ دار روشنیوں سے سجایا گیا تھا اور سٹیج پر مغلیہ دور کی طرز کا لباس پہنے دو دربان میر مشاعرہ اور مہمان خصوصی کو مور چھل جھلتے رہے۔ سٹیج کے درمیان لکھنؤ کے مشاعروں کی یاد تازہ کرنے کے لئے شمع روشن تھی۔ پریس کلب کے صدر ڈاکٹر سرفراز علی نے اس پورے مشاعرے کو فلمانے کے لئے ویڈیو کا اہتمام کر رکھا تھا لیکن شہد کی مکھیوں نے انہیں یہ خواہش پوری کرنے کا موقع نہ دیا۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شہید کی مکھیوں نے چند شعرا اور ویڈیو کیمرہ مین کو کاٹ کھایا۔ جس سے محفل میں قدرے بدمزگی پیدا ہوگئی۔ اس تقریب میں ڈی آئی جی فیصل آباد چودھری محمد یعقوب ڈپٹی کمشنر جھنگ' سب ڈویژن چنیوٹ کے تمام سرکاری افسران شہر کے کونسلروں اور معززین شہر کے علاوہ طلبا کی اکثریت نے شرکت کی۔

محفل مشاعرہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کا شرف صحافی برادری کے حاجی بشیر حسین چمن کو نصیب ہوا۔ تلاوت کے بعد مشاعرہ کا آغاز کیا گیا جس میں شعرا نے اپنے اپنے کلام پر داد حاصل کی۔

سرور علی چوہدری

روزنامہ امروز ۲۸ جون ۱۹۹۱ء

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حلقۂ فروغِ علم وفن
چنیوٹ کا ''کل پاکستان مشاعرہ''

مشاعرہ کی روائیداد نوٹ کرنا، پھر اسے تیار کرنا اگر چہ اتنا آسان نہیں جتنا اظہار تعزیت کے لئے سطور لکھ دینا۔ البتہ جذبہ ذوق وشوق نے مشکل آسان کردی۔

یہ مشاعرہ یادگار اور تاریخی اہمیت کا حامل بن گیا تھا۔ مگر پولیس نے گستاخ اور بے ادب شاعروں کو شاید اس لئے دعوت نہیں دی کہ سرکاری افسران کی بدنامی ہوتی! ورنہ کچھ بڑی بات نہ ہوتی! اظہار آزادی کو روکنے کا یہ بھی ایک ڈھنگ سامنے آیا۔ گویا دستور زباں بندی کا نیا شریعتی بل پیش کر کے قانون بنا دیا گیا۔ اتنا زیادہ خرچہ، اتنا انتظام، اتنا جوش ولولہ، مگر بہت سے اساتذہ شعرأ کو چھوڑ دیا گیا، اور ''کل پاکستان مشاعرہ'' کا نام دے کر سرحد، بلوچستان، سندھ کے شاعروں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ بہر حال جو ہوا بہتر ہوا۔

میر مشاعرہ جناب احمد ندیم قاسمی اور سٹیج سیکرٹری اجمل نیازی تھے۔ شعرا نے قطعات اور نظمیں دل کھول کر پڑھیں اور خوب داد پائی۔

رپورٹ: ع غ سوئل

روزنامہ مساوات ۲۷ جون ۱۹۹۱ء

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

A Tradition˜

Lately the tradition of mushaira seems to have been revived on a sound footing. Enthusiasts of poetry have gradually moved it to relatively small urban centres with literary-cum-cultural background. Chiniot being one such center, the local *Halqa Farogh-e-Ilmo Fun* held a *mushaira* at the western bank of the River Chenab. The credit of organising the function successfully goes to Dr. Amjad Saqib, Amjad Javad Salimi and Aslam Shankar. It was a beautiful scene with the river meandering across its rhythmic flow to the rhythm and harmony of the verse being recited at the largely attended function. Amjad Saqib's opening speech on the occasion was a piece of eloquence demonstrating clarity of expression and a worthwhile literary as well as cultural awareness. Presided over by Muhammad Athar Tahir, Ajmal Niazi impressed with his comparing.

Afsar Sajid
The Nation
June 11, 1991

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خطبہ استقبالیہ

جھلکیاں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خطبہ استقبالیہ

حلقہ فروغ علم وفن اور اہالیان چنیوٹ کی جانب سے میں شعرائے کرام اور معزز مہمانان گرامی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ دریائے چناب کی خاموشی اور پرسکون موجیں، چاند کی دل نواز روشنی سراپا مسرت اور سپاس گزار ہے کہ آج سبزہ زار میں اتنی عظیم المرتبت شخصیات جمع ہیں۔

معزز مہمانان گرامی! چنیوٹ ایک قدیم تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی ورثے کا حامل شہر ہے۔ زمانہ قبل از مسیح سے آباد اس شہر نے تاریخ اور تہذیب کے کتنے ہی قافلوں کو گزرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شہر کے درودیوار سے کتنی ہی تاریخی اور رومانی داستانیں وابستہ ہیں۔ تاریخی پس منظر کے علاوہ اس شہر کی شناخت کی اور بھی کئی جہتیں ہیں، تاریخ کے مختلف ادوار میں یہاں نہایت قدر آور شخصیات نے جنم لیا ہے جنہوں نے امور سلطنت، سیاست، سپاہ گری، علم وحکمت اور دانش وتدبر میں ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ مغل شہنشاہ شاہ جہان کے دور میں برصغیر کے وزیر اعظم نواب سعد اللہ خان اور پنجاب کے گورنر نواب وزیر خان اسی مٹی کے پروردہ تھے۔ یہاں کے مکین اپنی ذہانت اور خدا داد صلاحیتوں کی بدولت کاروباری میدان میں بھی معتبر نام رکھتے ہیں۔ اور اس سے اہم خصوصیت یہاں کے فن کاروں اور کاری گروں کے سینوں میں پوشیدہ وہ فن ہے جسے منبت کاری کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، جس کے شاہ کار ہمارے معزز مہمانوں نے عمر حیات محل میں ملاحظہ فرمائے ہیں۔ الغرض یہ بستی تہذیب وفن کے چراغوں سے مزین ہے۔ انہی چراغوں کے تحفظ کے لئے یہاں کے کچھ اہل علم اور اہل درد افراد نے حلقۂ فروغ علم وفن کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا ہے۔ اس ادارے کے زیر اہتمام کئی ایک تقریبات منعقد کی گئیں۔ لیکن یہ تقریب سب سے خوب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صورت اور منفرد تقریب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چنیوٹ کی علمی و ادبی تاریخ میں آج کی یہ محفل سخن ایک سنگ میل ثابت ہوگی اور یہاں ایک ایسی روایت جنم لے گی جس کو دہرانے کے لئے چناب کی بے قرار موجیں اور یہ دل نواز چاندنی ہر سال منتظر رہا کرے گی۔

معزز مہمانان گرامی! کہتے ہیں کہ برگد کے یہ بوڑھے درخت جن کے زیر سایہ اس نشست کا اہتمام کیا گیا ہے، کسی زمانہ میں بدھ مت کے پیروکاروں کی درس گاہ ہوا کرتی تھی۔ مہاتما بدھ کو ماننے والے اس کی تعلیمات کی روشنی میں یہاں بیٹھ کر حقیقت کا سراغ لگاتے۔ اس عہد کا دانش ور زندگی کو دکھ درد اور ابتلا کا پرتو جانتا تھا۔ خوش قسمتی سے صدیوں کا سفر طے کرنے کے بعد آج وقت اس مقام پر آن پہنچا ہے کہ ایک بار پھر یہاں صاحبان فکر وفن کا خوب صورت اجتماع ہے۔ ہمارے معزز مہمان وہ لوگ ہیں جنھوں نے زندگی کو کتابوں میں ہی نہیں پڑھا، بلکہ کوچہ و بازار میں ہنستے، مسکراتے، کھلتے اور مرجھاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا شعور ہمارے عہد کا ترجمان ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فکر ہستی کے علم بردار ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ سیکڑوں سال قبل دکھ کی کوکھ سے جس فکر نے جنم لیا تھا وہ ارتقاء کے مراحل طے کرتے ہوئے آج کس منزل پر ہے۔ اسی کے ساتھ میں معزز مہمانان گرامی، شعراء کرام اور سامعین کا شکر گزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آج کی یہ تقریب چنیوٹ کی علمی و ادبی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی............شکریہ۔

ڈاکٹر امجد ثاقب

(اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چنیوٹ میں کنارِ چناب مشاعرہ

(جب صدیاں لمحوں میں سمٹ گئیں اور لمحے صدیوں پر پھیل گئے)

چنیوٹ قدرتی مناظر سے آراستہ اور فطرت کے رنگوں اور رعنائیوں سے پیراستہ ایک خوبصورت بستی ہے۔ اس وادی نما شہر سے مغرب کی طرف دو میل کے فاصلہ پر بل کھاتا ہوا دریا' سرمئی پہاڑ' جاذب نظر وادیاں' سرسبز اور سہانے کھیت' خمار آلود جھونکے اور طلوع و غروب کے مناظر' قدرت کا ایک بہت بڑا عطیہ ہیں۔ ''حسن بے پرواکو اپنی بے نقابی کے لئے'' شاید یہی مقام پسند ہے ....ایسا محسوس ہوتا ہے کہ فطرت نے خود اس شہر کی حنابندی کی ہے۔

اب نہیں حسن گماں' تاب یقین سے بہتر
سطح افلاک نہیں ' روئے زمین سے بہتر

دریا کے کنارے یہ مشاعرہ چنیوٹ کی ایک ادبی تنظیم ''حلقہ فروغ علم وفن'' کے زیر اہتمام ہوا۔ اس تنظیم کے مقاصد یہ ہیں۔

اولاً: اس مردم خیز شہر کی تاریخی روایات' ثقافت' آرٹ اور جمالیات کو نمایاں کرنا۔

ثانیاً: جو لوگ ادب سے محبت کرتے ہیں اور علم کی تلاش میں ہر وقت بے چین رہتے ہیں ان کی صلاحیتوں کو نکھارنا۔

ثالثاً: اہل علم اور اہل قلم کا ایک کارواں مرتب کرنا جو اپنے علم اور اپنی تحقیق سے صحت مند علمی اور ادبی سرگرمیوں کا آغاز کریں جس میں مباحثے' مذاکرے' مشاعرے اور ملک کے نامور دانش وروں کے ساتھ شامیں منانے کا پروگرام ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ لوک ورثہ کی حفاظت کرنا کہ یہ ہماری تہذیبی زندگی کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء کی شام تھی جب لاہور سے شہرِ سخن کے مسافر چنیوٹ پہنچے۔ عصر کا وقت تھا جب راوی کا یہ قافلہ چناب کی سرزمین پر اترا' یوں محسوس ہوا جیسے دو دریاؤں کے دھارے آپس میں مل گئے ہوں۔ ریسٹ ہاؤس سے معزز مہمانوں کا یہ کارواں چنیوٹ کے مشہور عمر حیات محل کی طرف روانہ ہوا۔ شعرأ نے اس محل کے فنی اور جمالیاتی پہلوؤں کو بڑے ذوق وشوق اور اشتیاق سے دیکھا۔ اور آرٹ کی رعنائیوں میں کھو گئے۔ اس کی نقاشی' مبنت کاری اور آرائش جمال بلکہ اس کے ایک ایک پھول اور ایک ایک پتی کی دل آویزی سے متاثر ہوئے۔ گویا کسی شاعر کے نگار خانے یا کسی مصور کی آرٹ گیلری میں آرٹ کے شاہ پاروں کو دیکھ رہے ہوں۔ اور جب شام کے سائے پھیل رہے تھے تو ثقافت اور جمالیات کے نادر نمونے ''جھروکہ'' کی روشنیاں دل میں اتر رہی تھیں ۔

تیرے جمال کی تابانیاں ارے توبہ
کہ شام آئے تو سینے میں روشنی آئے

مشاعرے کا اہتمام دریائے چناب کے مغربی کنارے پر واقع خوب صورت ریسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں تھا۔ ڈاکٹر امجد ثاقب اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کے شوق بے پروا کو مشاعرے کے لیے یہی جگہ پسند آئی کہ ان کی آنکھیں جمالیات کے ایسے نظاروں کی تلاش میں بے چین رہتی ہیں۔

اسٹیج کو مغلیہ انداز سے سجایا گیا تھا۔ جس طرح قلعہ معلیٰ میں کوئی مشاعرہ ہو' خدام بڑے ادب سے مورچھل اٹھائے ہوئے تھے۔ جلتی بجھتی روشنیاں دلوں میں کیف وسرور پیدا کر رہی تھیں۔ میر مشاعرہ ایک ایسے شاعر تھے' جن کے چہرے پر علم کی روشنی' چمک رہی تھی ۔

جس کے چہرے پہ روشنی ہو عدمؔ
اس کو احمد ندیم کہتے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شعراؑ کا استقبال دریا کی لہروں، پھولوں کی خوشبو اور سامعین کے نعروں نے کیا۔

جناب ڈاکٹر امجد ثاقب اور جناب امجد جاوید سلیمی نے شعراؑ کے گلے میں

گلاب اور موتیے کے ہار ڈالے تو فضا گلابی گلابی ہو گئی، اور ان پھولوں کی مہک سے یہ تقریب دو آتشہ ہو گئی۔ بلکہ شب ماہ تاب کی رعنائی اور دریا کی روانی میں شاعری کی خوشبو نے اسے سہ آتشہ کر دیا۔

رنگینی فطرت سے ہر اک لمحہ زیست
فردوس کا ایک خواب ہوا جاتا ہے

اس مشاعرے کی کمپیئرنگ کے فرائض ڈاکٹر اجمل نیازی نے سرانجام دیے۔ ان کے تبصرے، دلکش جملے اور برجستہ اشعار، اس محفل سخن میں رنگ بھرتے رہے۔ وہ کبھی فطرت سے اور کبھی جذبوں سے ہم کلام ہوتے اور کبھی سامعین کے ذوق ادب کو نئے نئے اور تازہ خیالوں سے آشنا کرتے جس سے مشاعرے میں اور نکھار آ گیا۔

میں ترا حسن، تیرے حسن بیاں تک دیکھوں

جب ڈاکٹر اجمل نیازی نے ماحول کی مطابقت سے دو اشعار پڑھے تو سامعین میں دریا کی موجوں کی طرح ہل چل سی مچ گئی۔

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں، سمندر میں اتر جاؤں گا

دشمن بھی جو چاہے تو میری چھاؤں میں بیٹھے
میں ایک گھنا پیڑ، سرراہ گزر ہوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اپنے خطبہ استقبالیہ میں جب ڈاکٹر امجد ثاقب نے اس تاریخی اور ثقافتی شہر کی شناخت کا نقشہ کھینچا تو سامعین نے شعر وادب سے بڑھ کر اس سے لطف اٹھایا۔

چناب کے کنارے ایک کشتی بھی لنگر انداز تھی۔ جو خواہشات کے طوفان اور خام آرزوؤں کے پتھروں سے محفوظ، مقصد حیات کی طرف گامزن ہونا چاہتی تھی۔ اس کشتی میں ہر شاعر کے نام پر ایک شمع جلائی گئی جو مطلع سے مقطع تک (پہلے شاعر سے لے کر آخری شاعر تک) فروزاں رہی۔ اسے دیکھ کر علامہ اقبال کی نظم "شمع اور شاعر" یاد آ گئی۔

میں تو جلتی ہوں کہ ہے مضمر مری فطرت میں سوز
تو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا تیرا

سامعین نے جس متانت، سنجیدگی، خاموشی اور سکون کے ساتھ اس مشاعرہ کو سنا، ہمیشہ یاد رہے گا۔ یہاں تک کہ عطاء الحق قاسمی نے کہا، اندھیرے میں شکلیں نظر نہیں آتیں۔ آواز تو آنی چاہیے، اور ڈاکٹر اجمل نیازی نے کہا۔ دریا خاموشی سے بہہ رہا ہے۔ سامعین دریا نہیں ہونے چاہئیں۔ ہم ان کی داد کے مستحق بھی ہیں اور منتظر بھی۔

شاعر کو مست کرتی ہے تعریف شعر امیر
سو بوتلوں کا نشہ ہے اس واہ واہ میں

کئی شعراء نے دریا کو موضوع بنایا جناب نجیب احمد کا تعارف، اس شعر کے خالق کی حیثیت سے کرایا گیا۔

کھنڈرا سا کوئی بچہ ہے دریا
سمندر تک اچھلتا جا رہا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بوڑھا برگد اور بوڑھا شاعر............(عبیر ابوذری) جب ہم کلام ہوئے تو اداسیاں قہقہوں میں بدل گئیں۔ بابا جی کے اشعار طمانچے تھے یا قہقہے' کہتے ہیں کہ شاعر معاشرے کی ناانصافیوں اور ظلم وستم کے خلاف قلم اٹھاتا ہے اور جب تلخی بڑھ جائے تو وہ طنز کرتا ہے۔ پولیس آفیسرز بھی بابا جی کے اشعار پر قہقہے لگا رہے تھے۔

ہر روز کسی شہر میں ہوتے ہیں دھماکے
رہتی ہے میرے دیس میں شب رات مسلسل

انور مسعود نے فضا میں رنگ نشاط کے علاوہ درد اور کرب بھی بھر دیا۔ ان کی ایک نظم سن کر چند لمحے قبل جو لوگ قہقہے لگا رہے تھے۔ اب ان کی آنکھوں میں آنسو موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔ آرٹ (شاعری) کی بے پناہ قوت' جذبات سے یوں کھیلتی ہے جیسے بچے کھلونوں سے کھیلتے ہیں۔ انور مسعود پہلے ایک قطعہ۔ پھر ایک نظم سناتے ہیں۔ سامعین بڑے اشتیاق سے ان کے کلام سے لطف اٹھا رہے ہیں۔ ان کی نظم ''انارکلی'' نے بہت داد حاصل کی۔

نئی نسل اور نئی فکر کے شاعر جناب خالد احمد' جن کا یہ شعر ان کی پہچان ہے۔

ترک تعلقات پہ رویا نہ تو نہ میں
لیکن یہ کیا کہ چین سے سویا نہ تو نہ میں

خالد احمد بار بار روحی کنجاہی کو چھیڑ رہے تھے کہ اس کا نام لڑکیوں جیسا ہے اور جب روحی کنجاہی کو دعوت سخن دی گئی تو انہوں نے اپنی غزل کا مطلع خالد احمد کی نذر کیا۔

ہم نے وہ دن بھی ہیں دیکھے تیرے
ابھی پر بھی نکلے نہیں تھے تیرے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

روزنِ دیوار سے جھانکنے والا شاعر............عطاءالحق قاسمی، اب سامعین کے دلوں میں جھانک رہا ہے۔ان کے کلام میں رومان اور انقلاب کی بازگشت سنائی دیتی ہے تو کسی اور قاسمی کا گمان ہوتا ہے۔

خوشبوؤں کا ایک نگر آباد ہونا چاہیے
اس نظامِ زر کو اب برباد ہونا چاہیے

حلقۂ فروغِ علم وفن کے نوجوان شاعر، پروفیسر ارشد گوہر، جو عصرِ حاضر کے کرب سے آشنا ہیں بے پناہ داد سمیٹے ہیں۔

بجھتی نظریں، جلتی سانسیں، پیلے چہرے، نیلے ہونٹ
وقت کے شہ زادے کیا جانیں، مزدوری کیا ہوتی ہے
خود کو گم کر بیٹھا ہوں، اس ڈھلتی شام کی سرحد پر
گم نامی سے پوچھ رہا ہوں، مشہوری کیا ہوتی ہے

بشیر احمد شاد، مقامی شعراً میں سے ہیں۔آج کل انکم ٹیکس آفیسر ہیں۔کچھ لوگ ان کی شاعرانہ نواؤں سے بے خبر ہیں۔اس لئے بڑی حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔

ایک ٹوٹا تھا ایک جوڑ لیا
اس محبت کے سلسلے ہیں بہت

ڈاکٹر ریاض مجید ایک غزل عطا کرتے ہیں۔جس کا مقطع تڑپا دیتا ہے۔

یہ کس کو خبر ہے ریاض، اس کی طلب میں
معصوم ہوئے ہم، کہ گناہ گار ہوئے ہم

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خیالوں اور خوابوں کو انوکھی خوشبو دینے والی شاعرہ، وجاہت اور وقار کی تصویر محترمہ یاسمین حمید تشریف لاتی ہیں۔

حاصل زیست ہو خلوت مگر اتنی بھی نہیں
خود سے کی جائے محبت مگر اتنی بھی نہیں

''آفیسروں میں شاعر اور شاعروں میں آفیسر'' جناب افسر ساجد غزل سرا ہوتے ہیں۔

میں نے اس کی آنکھوں میں روشنی سی دیکھی ہے
رات کی سیاہی میں چاندنی سی دیکھی ہے

انہوں نے ایک نظم ''کشاکش'' بھی سنائی جسے بہت پسند کیا گیا۔

جھنگ کے بزرگ شاعر معین تابش ایک نعت کے پھول بارگاہِ نبوت میں پیش کرتے ہیں۔

ذکر خیر البشرؐ میں رہتا ہوں
خوشبوؤں کے نگر میں رہتا ہوں
عشق احمدؐ کا ارتقاء دیکھو
میں خدا کی نظر میں رہتا ہوں

ان کی غزل کا ایک شعر۔

غم کا ادراک مسلسل نہیں ہونے دیتا
مجھ کو اک شخص مکمل نہیں ہونے دیتا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جناب جعفر شیرازی بہت خوب صورت غزل کہتے ہیں۔ دریا کے کنارے، اجالوں اور دھندلکوں میں خوشیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔

گر اجالوں سے گریزاں ہے دھندلکوں میں تو آ
دن بہر حال کٹا، شام سہانی تو رہے
تیری آنکھیں تو نہ تھیں، خشک جزیرے جعفر
یہ جو دریا ہیں تو، دریاؤں میں پانی تو رہے

خوشبو، روشنی اور موسم کو جاوداں کرنے کے لیے، محترمہ شبنم شکیل، ترنم کے ساتھ غزل پڑھتی ہیں تو فضا بھی مسکرانے لگتی ہے۔

شوریدہ سری آنکھ کے دریا کی وہی ہے
اور ساحلِ دریا پہ بھی منظر نہیں بدلا

چناب رنگ کا شاعر، صفدر سلیم سیال، اڑتے لمحوں کا تجزیہ یوں کرتا ہے۔

وہ دھوپ بھی اچھی تھی، سفر کٹ تو رہا تھا
کیا سوچ کے ہم سایہ دیوار میں آئے

ڈرامہ نگار، کالم نگار، سفر نامہ نگار اور شاعر جناب امجد اسلام امجد کی ذہانت کے چشمے ہر جگہ ابل رہے ہیں۔ غزل کا مطلع سناتے ہیں تو سامعین میں ہل چل پیدا ہو جاتی ہے۔

دل کے دریا کو کسی روز اتر جانا ہے
اتنا بے سمت نہ چل، لوٹ کے گھر جانا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جناب مظفر وارثی کی آواز سے در و دیوار بھی گوش بر آواز ہو جاتے ہیں۔ ہواؤں کے جھونکے اور درختوں کے پتے بھی جھک جھک کر ان کا کلام سن رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنی شہرہ آفاق نعت ''میرا پیمبرؐ عظیم تر ہے'' سنائی تو شجر بھی عقیدت سے جھک گئے۔ عصر حاضر کے تناظر میں کہی گئی غزل کا ایک شعر

میں بھی بک جاؤں' اگر رسم یہ ڈالی جائے
سر تو نیلام ہو' پگڑی نہ اچھالی جائے

اس مشاعرے کے مہمان خصوصی محمد اطہر طاہر ڈپٹی کمشنر جھنگ نے جس سنجیدگی' استقلال اور ذوق سے علوم وفنون کی سرپرستی فرمائی ہے وہ اس ضلع کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی ....آپ نے فرمایا! ہم لوگ شعرأ کے سامنے' نثر میں کچھ کہتے ہوئے شرماتے ہیں۔ اس شام کی وساطت سے' یہ ایک شاندار تقریب ہے اور یقیناً یاد رہے گی۔ میں شعرأ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک چھوٹے سے شہر کو عزت بخشی ہے۔

میر مشاعرہ' جناب احمد ندیم قاسمی' ترنم کا سہارا لیے بغیر تحت اللفظ پڑھتے ہیں۔ ان کی آواز میں جادو ہے............اس عہد کے ایک نقاد نے اس آواز کو یوں سراہا ہے۔

''احمد ندیم قاسمی مشاعرہ تحت اللفظ پڑھتے ہیں۔ جس کرب سے خیال کو شعر میں ڈھالتے ہیں اسی کرب سے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ الفاظ کے پتھر ان کی داخلی رقت سے گداز ہو جاتے ہیں۔ اور یہ گداز تحت اللفظ میں شامل ہو جاتا ہے''۔

آپ نے مظفر وارثی کی نعت کے بعد غزل پڑھنے کو ایک جسارت قرار دیا۔ اور نعت ہی کے چند شعر عنایت کیے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا
ندیاں بن کے پہاڑوں میں تو سب گھومتے ہیں
ریگزاروں میں بھی بہتا رہا دریا تیرا
پورے قد سے میں کھڑا ہوں، تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
دستگیری میری تنہائی کی ، تونے ہی تو کی
میں تو مر جاتا، اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

مشاعرے کے اختتام کا اعلان ہو چکا ہے، ٹریفک کا شوراور سائرن کی آوازیں، سناٹے کا جگر چیر رہی ہیں۔ چانداس کے باوجود دمک رہا ہے............خوشبوؤں اور روشنیوں کی یہ شام بلکہ رات، یوں مہکی تھی۔ جیسے ویرانوں میں چپکے سے بہار آجائے ....مشاعرے کو بہت دن گزر گئے ہیں۔ لیکن لوگ ابھی تک کیف اٹھا رہے ہیں۔

بہاریں آئیں بھی اور ہوگئیں رخصت مگر اب تک
گلستاں میں گلوں کی چاک دامانی نہیں جاتی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حسنِ کلام

ابھی تکمیل کو پہنچا نہیں ذہنوں کا گداز

ابھی دنیا کو ضرورت ہے غزل خوانوں کی

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کلام

توفیق بٹ — بشیر احمد شاد

ارشد گوہر — نجیب احمد

ایوب خاور — خالد احمد

روحی کنجاہی — یاسمین حمید

ریاض مجید — عطاء الحق قاسمی

افسر ساجد — جعفر شیرازی

صفدر سلیم سیال — امجد اسلام امجد

شبنم شکیل — انور مسعود

معین تابش — شہزاد احمد

عبیر ابوذری — مظفر وارثی

احمد ندیم قاسمی

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

توفیق بٹ

لہو جس کا ہوا ہے وہ تمنا کون دیکھے گا
جو آنکھوں میں ہے پوشیدہ وہ جلوہ کون دیکھے گا

یہ بستی تو وفا نا آشنا لوگوں کی بستی ہے
تری آنکھوں سے میرے دل کی دنیا کون دیکھے گا

میں تیرے شہر سے یہ سوچ کر واپس نہیں جاتا
مری خاطر جو کھلتا ہے دریچہ کون دیکھے گا

دلوں میں وسوسوں کی فصل کب تک لہلہائے گی
پڑا ہے جو نگاہوں پر وہ پردہ کون دیکھے گا

وہ رخصت ہوگیا توفیق غم کی آگہی لے کر
کھلی آنکھوں سے اب موسم کا چہرہ کون دیکھے گا

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بشیر احمد شاد

ان کی جانب سے غم ملے ہیں بہت
پھر بھی ہم سے انھیں گلے ہیں بہت!
آگ برسی ہے جب بھی شہروں پہ
ہم غریبوں کے گھر جلے ہیں بہت
موت کو بھی گلے لگاتے ہیں
مرنے والوں کے حوصلے ہیں بہت
سنگ باری میں غیر بھی تھے مگر
زخم اپنوں سے ہی ملے ہیں بہت
ایک مدت سے ملنے والوں میں
آج سوچا تو فاصلے ہیں بہت
ایک ٹوٹا تھا ایک جوڑ لیا
اس محبت کے سلسلے ہیں بہت
تیری یادوں کے گلستانوں میں
میرے زخموں کے گل کھلے ہیں بہت

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ارشد گوھر

قصۂ غم کی بات باقی ہے
آنسوؤں کی برات باقی ہے
آہی نکلے گا بت شکن کوئی
دل کا اک سومنات باقی ہے
وصل کی شب کے قیمتی لمحو!
رک بھی جاؤ کہ رات باقی ہے
دیر وکعبہ کی داستاں مت چھیڑ
بس فریبِ حیات باقی ہے
اس چمن میں بہار ٹھہری تھی
کہہ رہا ہے جو پات باقی ہے
خون کا رنگ اڑ چکا گوھؔر
صرف احساس ذات باقی ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نجیب احمد

کچھ اس کے سوا خواہشِ سادہ نہیں رکھتے
ہم تجھ سے بچھڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے
قائم بھرم اپنا ہے اسیری سے وگرنہ
ہم طاقتِ پرواز زیادہ نہیں رکھتے

O

جتنی شمعیں بجھ گئیں ان کو بجھا رہنے دیا
کنجِ لب میں اک چراغ التجا رہنے دیا
جا بجا اک سر جھکانا کب مناسب تھا نجیبؔ
ایک محرابِ تغافل میں پڑا رہنے دیا

O

لپٹ کر ہڈیوں سے رو رہے ہیں
دل وجاں آج بے گھر ہو رہے ہیں
نہ جانے کن رتوں کی پتیوں پر
نمو کے سبز جھونکے سو رہے ہیں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھڑکتے آہوؤں کی رو ہیں لہریں
سمندر صبحِ صحرا ہو رہے ہیں

O

سرِ بازار تم ماتم بجاں ہو
پسِ دیوار قاتل رو رہے ہیں
پرائے پھول شاخوں میں پرو کر
ہم اپنے حق میں کانٹے بو رہے ہیں
دریچے ، پتلیاں ، پلکیں ، سلاخیں
بدن دیوار زنداں ہو رہے ہیں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایوب خاور

کیا جانیے کیا ہوا ہے مجھ میں
اک باغ سا کھل رہا ہے مجھ میں
اِک لمسِ نظر کی لے پہ خاوؔر
اِک شخص سخن سرا ہے مجھ میں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خالد احمد

عمر بھر اِک الاؤ سا جلتا رہا
عشق بھی ایک قصہ تھا چلتا رہا
زندگی اِک کٹاؤ کی زد میں رہی
دل کا دریا فقط رخ بدلتا رہا
ناچتی کشتیاں تہہ نشیں ہو گئیں
موج در موج پانی اچھلتا رہا
ایک خالی جگہ مجھ کو پُر کرنا تھی
نجمِ غم تھا سو میں بھی نکلتا رہا

O

خاک پر خاک کی ڈھیریاں رہ گئیں
آدمی اٹھ گئے نیکیاں رہ گئیں
کس کی تعلیم کا آخری سال تھا
چوڑیاں بک گئیں بالیاں رہ گئیں
عشق اک روپ تھا حسن کی دھوپ کا
یاد کیوں دھوپ کی سختیاں رہ گئیں
خون میں گھل گئیں سانولی قربتیں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تن میں تپتی ہوئی ہڈیاں رہ گئیں
درد انگور کی بیل تھے پھل گئے
غم کشوں کے لیے تلخیاں رہ گئیں
عرصہ خست میں قسمت عشق میں
حکمت آمیز پسپائیاں رہ گئیں
قمقموں کی طرح قہقہے جل بجھے
میز پر چائے کی پیالیاں رہ گئیں
حسن کے ہاتھ سے آئینہ گر پڑا
فرش پندار پر کرچیاں رہ گئیں
ہم نے کاغذ کو بھی آئینہ کر دیا
لیکن اپنی سیاہ بختیاں رہ گئیں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

روحی کنجاہی

ہم نے وہ دن بھی ہیں دیکھے تیرے
ابھی پر نکلے نہیں تھے تیرے
کر دیا تجھ سے بھی آگے تجھ کو
ہم نے مضمون وہ باندھے تیرے
بھولنے لگتا ہوں جب بھی تجھ کو
یاد آجاتے ہیں وعدے تیرے
ہوگیا خود بھی وہ کوئی سپنا
جس نے بھی دیکھے ہیں سپنے تیرے
تیرا ہر جرم ہی چھپ جاتا ہے
کس قدر ہاتھ ہیں لمبے تیرے
اب گلہ کرتا ہے کس سے کس کا
وہ تو سب لوگ تھے اپنے تیرے

O

ایک رائی میں پہاڑوں کے سے امکان ملے
ایک ذرے میں بھی پنہاں کئی طوفان ملے
ایک دیوار کے پیچھے کئی دیواریں ہیں
ایک انسان کے اندر کئی انسان ملے

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

غضب ہونے ہی نہیں دیتا کوئی اپنے حقوق
کتنی مشکل میں نئے دور کے سلطان ملے

بڑے لوگوں میں بھی ہیں لوگ بڑے ہی چھوٹے
چھوٹے لوگوں میں بھی کتنے بڑے انسان ملے

تیری اک بات سے نکلی ہیں ہزاروں باتیں
تیری اِک چپ میں بھی صد حشر کے سامان ملے

ہم تو زندہ ہیں محبت کی بقا کی خاطر
خودکشی کے تو ہر اِک گام پر سامان ملے

کم کسی سے بھی نہیں اپنے وسائل روحی
رہنما ہی ہمیں نالائق ونادان ملے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یاسمین حمید

حاصلِ زیست ہو خلوت مگر اتنی بھی نہیں
خود سے کی جائے محبت مگر اتنی بھی نہیں
رزمِ احساس سے مہرہ ہی ہٹا دوں اس کا
ہے مجھے اس سے شکایت مگر اتنی بھی نہیں
اک دیا بھی وہ مرے نام پہ روشن نہ کرے
ہے اسے رات سے نسبت مگر اتنی بھی نہیں
کیا ہوا خشک ہوئے جاتے ہیں دریا سارے
ہے مری فصل کی قیمت مگر اتنی بھی نہیں

O

راستے کی سمت اکثر دیکھتے رہتے ہیں کیوں
خاک اپنے فیصلوں کی چھانتے رہتے ہیں کیوں
کیوں جلا رکھتے ہیں ہم اپنے تجسس کا دیا
جس کو پالیتے ہیں اس کو ڈھونڈتے رہتے ہیں کیوں
تجربہ ہم توڑنے کا کیوں اسے کرتے نہیں
رنجشوں کے دائرے میں گھومتے رہتے ہیں کیوں
لوحِ ناہموار پر حرفِ وفا تو لکھ دیا
اس کی بابت اسقدر اب سوچتے رہتے ہیں کیوں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

روح میں ارتعاش پیدا ہو
برف پگھلے پگھل کے دریا ہو
ایک دولت جسے نہ بانٹیں ہم
درد ہو اور صرف اپنا ہو
تھک کے صحرا میں بیٹھ جائیں جب
چھاؤں دینے کو اپنا سایہ ہو
دشمنی ہو تو ذات سے اپنی
اپنی ہی ذات پر بھروسہ ہو
اس کی آنکھوں میں رات اترے جب
صرف میرا چراغ جلتا ہو
کوئی گوہر شناس بھی ہو اور
گہرے پانی سے بھی نہ ڈرتا ہو
اک دریچہ ہو گھر کے آنگن میں
اور باہر کی سمت کھلتا ہو
وہ بھی میری تلاش میں نکلے
اور میری طرح اکیلا ہو

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ریاض مجید

آشوب مشیت کے سزا وار ہوئے ہم
کیوں وقت سے پہلے ہی خبر دار ہوئے ہم

یوں سوچتے رہنے نے ہمیں بے عملی دی
حساس ہوئے جتنے بھی بے کار ہوئے ہم

دھول اتری نہیں سر سے ابھی پچھلے سفر کی
اور اگلے سفر کے لیے تیار ہوئے ہم

اِک قرض مروت تھا سو وہ اپنے ہی سر تھا
بھاگے ہوئے لشکر کے علم دار ہوئے ہم

کرنا پڑا بے حس بدنوں کا ہمیں ماتم
کیا قہر ہے زندوں کے عزادار ہوئے ہم

احساس خجالت نے کیا رات کا تارا
جب سو چکے سب لوگ تو بیدار ہوئے ہم

رشتہ ہے دکانوں میں سجی زیست سے اپنا
تکتے ہیں جو کب اس کے خریدار ہوئے ہم

یہ کس کو خبر ہے کہ ریاض اس کی طلب میں
معصوم ہوئے ہم کہ گناہ گار ہوئے ہم

O

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عطاءالحق قاسمی

ہم مسافر کہاں منزل کی خبر مانگتے ہیں
ہم تو رستوں سے فقط اذنِ سفر مانگتے ہیں
کام کو چھوڑ کے ہم نام کے پیچھے ہیں عطا
وہ شجر بوئے نہیں جن کے ثمر مانگتے ہیں

O

یہ چتائیں اے زمانے ! کس لیے ہیں
رو گ یہ اتنے پرانے کس لیے ہیں
تیرے بچے مر رہے ہیں بھوک سے کیوں
اے زمیں تیرے خزانے کس لیے ہیں

O

خوشبوؤں کا اک نگر آباد ہونا چاہیے
اس نظام زر کو اب برباد ہو نا چاہیے
ان اندھیروں میں بھی منزل تک پہنچ سکتے ہیں ہم
جگنوؤں کو راستہ تو یاد ہونا چاہیے
خواہشوں کو خوب صورت شکل دینے کے لیے
خواہشوں کی قید سے آزاد ہونا چاہیے
ظلم بچے جن رہا ہے کوچہ وبازار میں
عدل کو بھی صاحب اولاد ہونا چاہیے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گھر کو جانے والے رستے اچھے لگتے ہیں

جیسے دل کو درد پرانے اچھے لگتے ہیں

تم جو نہیں ہو راتیں لمبی ہوتی جاتی ہیں

آ بھی جاؤ ساتھ تمھارے اچھے لگتے ہیں

آ بھی جاؤ ماں نے ابھی تک کھانا بھی نہیں کھایا

آ بھی جاؤ ماں کو بیٹے اچھے لگتے ہیں

پھول نگر میں رہنے والو ! آ کر دیکھو تو

اپنے گھر کے کانٹے کتنے اچھے لگتے ہیں

ولیم ، پیٹر، ڈکسن، تھامس ہیری سے کیا لینا

ہمیں تو اپنے ماجھے گامے اچھے لگتے ہیں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

افسر ساجد

میں نے اس کی آنکھوں میں روشنی سی دیکھی ہے
رات کی سیاہی میں چاندنی سی دیکھی ہے
درد دل کا حاصل کیا اِک طویل بے خوابی
آگہی کے پردے میں بے خودی سی دیکھی ہے
آسماں سے کیاشکوہ کارواں کے لٹنے کا
دشت کے لبوں پر بھی خامشی سی دیکھی ہے
واقعہ نہ ہو سر زد اس کو بھول جانے کا
درد میں بھی اب ہم نے اک کمی سی دیکھی ہے
تم سے کیا ہوا ساجد بے خود ی کے عالم میں
غم کی پاسداری میں براہمی سی دیکھی ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جعفر شیرازی

آنکھ میں حسن تو ہو دل میں جوانی تو رہے
زندگانی ترے ہونے کی نشانی تو رہے

اس کی خاطر تو گوارہ کوئی بن باس بھی ہے
ساری دنیا میں مری رام کہانی تو رہے

ضبط میں یہ بھی ہے گویائی کا اپنا انداز
لب ہوں خاموش مگر اشک فشانی تو رہے

گر اجالوں سے گریزاں ہے دھندلکوں میں تو آ
دن بہر طور کٹا شام سہانی تو رہے

تو نہ شیریں نہ میں فرہاد مگر یوں تو ملیں
ہم رہیں یا نہ رہیں اپنی کہانی تو رہے

تیری آنکھیں تو نہ تھیں خشک جزیرے جعفر
یہ جو دریا ہیں تو دریاؤں میں پانی تو رہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صفدر سلیم سیال

یہ اور ستم حبسِ دکاں دار میں آئے
ہم اس پہ پشیماں ہیں کہ بازار میں آئے
یوں آتی ہے اب دل میں تری یاد کہ جیسے
زنجیر کسی دست عزا دار میں آئے
وہ دھوپ بھی اچھی تھی سفر کٹ تو رہا تھا
کیا سوچ کے ہم سایہ دیوار میں آئے

O

رستوں پہ نہ بیٹھو کہ ہوا تنگ کرے گی
بچھڑے ہوئے پیاروں کی صدا تنگ کرے گی
اعصاب پہ پہرے نہ بٹھا صبح سفر ہے
ٹوٹے گا بدن اور قبا تنگ کرے گی
مت ٹوٹ کے چاہو اسے آغازِ سفر میں
بچھڑے گا تو ایک ایک ادا تنگ کرے گی
پر حبس شبوں میں ابھی نیندیں نہیں اتریں
نیند آئی تو پھر باد صبا تنگ کرے گی

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیوں جوڑتے ہو رشتہ جاں ابر رواں سے
یہ پیاس کا موسم ہے گھٹا تنگ کرے گی
خود سر ہے اگر وہ تو مراسم نہ بڑھاؤ
خود دار اگر ہو تو انا تنگ کرے گی

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

امجد اسلام امجد

دل کے دریا کو کسی روز اتر جانا ہے
اتنا بے سمت نہ چل لوٹ کے گھر جانا ہے

O

کہاں آکے رکنے تھے راستے کہاں موڑ تھا اسے بھول جا
وہ جو مل گیا اسے یاد رکھ جو نہیں ملا اسے بھول جا
وہ ترے نصیب کی بارشیں کسی اور چھت پہ برس گئیں
دلِ بے خبر مری بات سن اسے بھول جا اسے بھول جا

O

کسی کی آنکھ میں خود کو تلاش کرنا ہے
پھر اس کے بعد ہمیں آئینوں سے ڈرنا ہے
جو زندگی تھی مری جان تیرے ساتھ گئی
بس اب تو عمر کے نقشے میں وقت بھرنا ہے
سحر ہوئی تو ستاروں نے موند لیں آنکھیں
وہ کیا کریں کہ جنھیں انتظار کرنا ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ذرا سی بات (نظم)

زندگی کے میلے میں
خواہشوں کے ریلے میں
تم سے کیا کہیں جاناں
اس قدر جھمیلے میں
وقت کی روانی ہے
وقت کی گرانی ہے
سخت بے زمینی ہے
سخت لامکانی ہے
ہجر کے سمندر میں
تخت اور تختے کی
ایک ہی کہانی ہے
تم کو جو سنانی ہے
بات گو ذرا سی ہے
بات عمر بھر کی ہے
عمر بھر کی باتیں کب دو گھڑی میں ہوتی ہیں
درد کے سمندر میں
ان گنت جزیرے ہیں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بے شمار موتی ہیں

آنکھ کے دریچے میں تم نے جو سجایا تھا

بات اس دیے کی ہے

بات اس گلے کی ہے

جو لہو کی خلوت میں

چور بن کے آتا ہے

لفظ کی فصیلوں پر

ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے

زندگی سے لمبی ہے

بات رت جگے کی ہے

راستے میں کیسے ہو

بات تخلیے کی ہے

تخلیے کی باتوں میں گفتگو اضافی ہے

پیار کرنے والوں کو اک نگاہ کافی ہے

ہو سکے تو سن جاؤ ایک دن اکیلے میں

زندگی کے میلے میں

خواہشوں کے ریلے میں

تم سے کیا کہیں جاناں

اس قدر جھمیلے میں

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شبنم شکیل

موسم کئی بدلے ہیں مقدر نہیں بدلا
ویسا ہی شکستہ ہے مرا گھر نہیں بدلا
شوریدہ سری آنکھ کے دریا کی وہی ہے
اور ساحل دریا پہ بھی منظر نہیں بدلا
اس سے بھی میرے شوق تنوع کو گلہ ہے
ہم زاد تھا میرا تو وہ کیوں کر نہیں بدلا
گردش تو بہت میں نے زمانے کی سہی ہے
پر اس سے مری سوچ کا محور نہیں بدلا

O

بسے ہوئے تو ہیں لیکن دلیل کوئی نہیں
کچھ ایسے شہر ہیں جن کی فصیل کوئی نہیں
کسی سے کس طرح انصاف مانگنے جاؤں
عدالتیں تو بہت ہیں عدیل کوئی نہیں
ہے دشت غم کا سفر اور مجھے خبر بھی ہے
کہ راستے میں یہاں سنگِ میل کوئی نہیں
مری شناخت الگ ہے تری شناخت الگ
یہ زعم دونوں کو میرا مثیل کوئی نہیں!

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سبھی کے ہاتھوں پہ لکھا ہے ان کا نام ونسب
قبیل دار ہیں سب بے قبیل کوئی نہیں
گداگری کا یہ کشکول توڑ ڈالیں گے
یہ جان کر بھی کہ اپنا کفیل کو ئی نہیں

O

بجھنے کو ہے یہ شمع مگر لو تو دیکھئے
آنکھوں میں خواہشات کا پر تو تو دیکھئے
وہ خواب تھا کہ وہم تھا اس پر نہ جایئے
اس کے لیے ہماری تگ ودو تو دیکھیے
بہکی تو فاصلوں کو حسیں تر بنا گئی
میرے تخیلات کی اِک رو تو دیکھئے
تازہ ہوا ہر ایک گل زخم پھر سے آج
ہم پر نواز شات غم نو تو دیکھئے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

انورمسعود

کوئی مک مکا اب تو ممکن نہیں ہے
بہت کچھ میری جان کرناپڑے گا
ملوث ہوئی ہے پولیس شاعری میں
پولیس کا بھی چالان کرنا پڑیگا

O

میں نے کہا کہ آپ نے روک لیا ہے کیوں ہمیں
اس نے کہا تم ایسی بات اپنی زباں پہ لائے کیوں
تم تو ہو صرف آدمی ہم ہیں پولیس کے آدمی
بیٹھے ہیں رہ گزر پہ ہم کوئی گزر کے جائے کیوں

O

آپ بے جرم یقیناً ہیں مگر یہ فدوی
آج اس کام پہ مامور بھی مجبور بھی ہے
عید کا روز ہے کچھ آپ کو دینا ہوگا
رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

گزرا ہوں اس گلی سے تو پھر یاد آ گیا
اس کا وہ التفات عجب التفات تھا
رنگین ہوگیا تھا بہت ہی معاملہ
پھینکا جب اس نے پھول تو گملا بھی ساتھ تھا

O

لوگ تو رہتے ہیں ہر لمحے ٹوہ میں ایسی باتوں کی
پیار محبت کے ہیں دشمن دل کے ایسے کالے ہیں
دیکھئے کچھ محتاط ہی رہیے اس جاسوس زمانے سے
میں بھی بچوں والی ہوں اور آپ بھی بچوں والے ہیں

O

کہن دے زلفاں دا قصہ کہن دے
بہن دے کجھ دیر چھاویں بہن دے
کجھ نہ کجھ پردہ وی ہٹی والیا
رہن دے مومی لفافہ رہن دے
جھٹ دا جھٹ بہناں دراڈے جاوناں
بہن دے سانوں وی لاگے بہن دے
توں جے خوشبو واں دے پینڈے پے گیاں
کھیہن دے کنڈیاں نوں راہیا کھیہن دے
دل تے ہتھوں جاوناں سی ٹرگیا !
رہن دے انور دلیلاں رہن دے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

معین تابش

ذکر خیر البشرؐ میں رہتا ہوں
خوشبوؤں کے نگر میں رہتا ہوں
عشق احمدؐ کا ارتقاء دیکھو
میں خدا کی نظر میں رہتا ہوں

O

غم کا ادراک مسلسل نہیں ہونے دیتا
مجھ کو اک شخص مکمل نہیں ہونے دیتا
ہے کرم ابر کرم کا جو مری پلکوں کو
یوں برستا ہے کہ بوجھل نہیں ہونے دیتا
اختصار اب تو مرے دل کو پسند ہے اتنا
ذکر اپنا بھی مفصل نہیں ہونے دیتا
فکر لاحق ہے اسے اپنی بقا کا کتنا
میرا سایہ مجھے اوجھل نہیں ہونے دیتا
میری نظروں نے لکھے ہیں جو خلاؤں میں سوال
ممتحن ہے کہ انہیں حل نہیں ہونے دیتا
جب ابھرتا ہے کوئی روپ کا سورج تابش
سرنگوں سوچ کا آنچل نہیں ہونے دیتا

O

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خواب ادھورے رہ جائیں تو دوش کسی کو کیا دینا

لمحوں کی تاثیر یہی ہے تصویریں دھندلا دینا

اس نگری میں روشنیوں کی قیمت ہے، اندھیروں سے

صبح کا سورج کرنیں لے کر آئے تو سمجھا دینا

اس سے پہلے ہم سب کو آزار لگے خاموشی کا

چپ کی آگ میں جلنے کے آداب ہمیں سکھلا دینا

آس کے جلتے بجھتے لمحو بھیگی بھیگی سرد ہوا

اس کے جسم کی خوشبو لے کر آئے تو لوٹا دینا

جن کے باعث اس دھرتی کو برکھا کی مہکار ملی

میرے نام کے پھول ہیں جتنے سب ان پر برسا دینا

تابش اب تک دیکھ نہ پائے جس کو جاگتی آنکھوں سے

اس کے روپ کی کرنیں لے کر خوابوں میں بکھرا دینا

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شہزاداحمد

شہر کا شہر اگر آئے بھی سمجھانے کو
اس سے کیا فرق پڑے گا ترے دیوانے کو
زندگی بھر میں کوئی شے تو مکمل کر لیں
آؤ لبریز کریں صبر کے پیمانے کو

O

شعور ذات نے یہ رسم بھی نباہی تھی
اسی کو قتل کیا جس نے خیر چاہی تھی
وہ جس کو آنکھ کا سرمہ بنا لیا ہم نے
ہمارے نامہ اعمال کی سیاہی تھی
تمھیں بتاؤ کہ میں اپنے حق میں کیا کہتا
مرے خلاف بھرے شہر کی گواہی تھی
ترے ہی لشکریوں نے اسے اجاڑ دیا
وہ سر زمیں کہ جہاں تیری بادشاہی تھی
کئی چراغ نہاں تھے چراغ کے پیچھے
جسے نگاہ سمجھتے ہو کم نگاہی تھی
ذرا سی دیر میں منظر بدل گیا اتنا
نہ کج کلاہ تھے باقی نہ کج کلاہی تھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ترا کرم ہے کہ تو نے مجھے عطا کر دی
وہ زندگی جو کسی اور نے نہ چاہی تھی
ہمیں تو پل کی بھی فرصت نہیں ملی شہزاد
عذاب شب تھا کبھی آہ صبح گاہی تھی

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بابا عبیرابوذری

بہت دبلی بہت پتلی حیاتی ہو تی جاتی ہے
چپاتی رفتہ رفتہ کاغذاتی ہوتی جاتی ہے
ہمارے گال بھی پچکے ہوئے امرود جیسے ہیں
اور ان کی ناک ہے کہ ناشپاتی ہوتی جاتی ہے
بجٹ اس کا خسارے کا اور اپنا بھی خسارے میں
حکومت بھی ہماری ہم جماتی ہوتی جاتی ہے
لڑائی ہو کہ جھگڑا ہو جہاں میں جو بھی ہوتا ہے
مسلسل مسلمانوں کی نکاتی ہوتی جاتی ہے
ہمارے درمیاں تشریف فرما لاٹ صاحب ہیں
تبھی تو آج اپنی چوڑی چھاتی ہوتی جاتی ہے
حکومت مل گئی ہے دیس کی جب پارساؤں کو
تو اپنی قوم پھر کیوں وار داتی ہوتی جاتی ہے
وہ لندن میں مکیں ہیں اور میں ہوں پیچہ وطنی میں
ہماری دوستی قلمی دواتی ہوتی جاتی ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

پولیس نوں آکھاں رشوت خورتے فیدہ کیہہ
پچھوں کردا پھراں ٹکور تے فیدہ کیہہ
جھاڑو نال بناون مور تے فیدہ کیہہ
بوتھی ہو جائے ہو روی ہورتے فیدہ کیہہ
کولوں پان بناون چورتے فیدہ کیہہ
پھڑ کے اندر دین گھسوڑتے فیدہ کیہہ

اک سونوں وچ پھڑ دے آتے پھڑدے رہن
ست اکو نجا جڑدے آتے جڑدے رہن
خلق دے پلے جھڑدے آتے جھڑدے رہن
دیکھن والے سڑدے آتے سڑ دے رہن
میں جے چیکاں پانواں شورتے فیدہ کیہہ
پچھوں کردا پھراں ٹکور تے فیدہ کہیہ

بساں لٹیاں جاندیاں نیں تے صبر شکر
سنگیاں گھٹیاں جاندیاں نیں تے صبر شکر
عزتاں لٹیاں جاندیاں نیں تے صبر شکر
گتاں پٹیاں جاندیاں نیں تے صبر شکر
جے میں آکھ دیاں کجھ ہورتے فیدہ کیہہ
پچھوں کردا پھراں ٹکور تے فیدہ کہیہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com

کلی پولیس دے وچ ای رشوت خوری نئیں
کیہڑا شعبہ اے جتھے ایہہ کمزوری نئیں
کیہڑے مال گودامے ہندی چوری نئیں
کیہڑے امبر سروچ گند دی موری نئیں
افسر جے نہ ورتن زورتے فید کیہہ
پچھوں کردا پھراں ٹکور تے فیدہ کیہہ

O

رویا ہوں تیری یاد میں دن رات مسلسل
ایسے کبھی ہوتی نہیں برسات مسلسل
آتا جو لگا جاتا ہے دو چار طمانچے
سنتا ہی نہیں کوئی میری بات مسلسل
کانٹے کی طرح ہوں میں رقیبوں کی نظر میں
رہتے ہیں مری گھات میں چھ سات مسلسل
چہرے کو نئے ڈھب سے سجاتے ہیں وہ ہر روز
بنتے ہیں مری موت کے آلات مسلسل
اجلاس کا عنوان ہے اخلاص ومروت
بد خواہی میں مصروف ہیں احباب مسلسل
ہم نے تو کوئی چیز بھی ایجاد نہیں کی
آتے ہیں نظر ان کے کمالات مسلسل
ملاؤں نے اسلام کے ٹکڑات کیے ہیں
مسلک سے پھیلاتے ہیں نفرات مسلسل

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہر روز کسی شہر میں ہوتے ہیں دھماکے
رہتی ہے میرے دیس میں شب رات مسلسل

ہر روز وہ ملتے ہیں نئے روپ میں مجھ کو
پڑتے ہیں مری صحت پہ اثرات مسلسل
امراء کے موافق ہے فضا دیس مرے کی
کٹتے ہیں جہاں عیش میں لمحات مسلسل

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مظفر وارثی

میں بھی بک جاؤں اگر رسم یہ ڈالی جائے
سر تو نیلام ہو پگڑی نہ اچھالی جائے
ہونٹ سی کر مرے فرمان کیا ہے جاری
اس سخن ور کی کوئی بات نہ ٹالی جائے

O

درودیوار پر اپنی ہی کچھ پرچھائیاں رکھ لو
چراغ ہجرہوں مجھ کو بھی اپنے درمیاں رکھ لو
زمانے بھر کی رونق اپنے دروزے پہ لے آؤں
تم اپنے پاس گر کچھ دن مری تنہائیاں رکھ لو
سفر پر جانے والو راہ میں مقتل بھی آئیں گے
تو عزت اس میں ہے کاندھوں پہ خود ہی سولیاں رکھ لو
افاقہ اس سے اندر کی گھٹن میں تو نہیں ہوگا
مظفر گھر میں کتنے ہی دریچے کھڑکیاں رکھ لو

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیڑیوں تک پاؤں ' سر تلوار تک لایا گیا
کتنی عزت سے مجھے دربار تک لایا گیا

شہر روشن میرے اندر کے اجالوں سے ہوئے
مجھ کو سائے کی طرح دیوار تک لایا گیا

قتل کرنے کے لیے میری حفاظت کی گئی
تختہ گل پر بٹھا کر دار تک لایا گیا

لاش سے میری لیا پہلے بیان خود کشی
پھر میرا خوں سرخی اخبار تک لایا گیا

موت کے ہاتھوں مظفر زندگی مجھ کو ملی
آخری خواہش پہ کوئی یار تک لایا گیا

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نعت

میرا پیمبر عظیم تر ہے
کمال اخلاق ذات اسی کی
جمال ہستی حیات اسی کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

وہ شرح احکام حق کا آلہ
وہ خود ہی قانون خودحوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری
وہ آپ مہ تاب آپ ہالہ

وہ عکس بھی اور آئینہ بھی
وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے
مرا پیمبر عظیم تر ہے

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

احمد ندیم قاسمی

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کفِ پا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دست گیری مری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا

تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا ہزاروں کا سہی
اب جو تا حشر کا فردا ہے وہ تنہا تیرا

ایک بار اور بھی بطحا سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں کہ بے وقعت و بے مایہ ہوں
تیری محفل میں چلا آیا ہوں
آج ہوں میں ترا دہلیز نشیں
آج میں عرش کا ہم پایہ ہوں
چند پل یوں تری قربت میں کٹے
جیسے اک عمر گزار آیا ہوں
جب بھی میں ارضِ مدینہ پہ چلا
دل ہی دل میں بہت اترایا ہوں
تیرا پیکر ہے کہ اِک ہالۂ نُور
جالیوں سے تجھے دیکھ آیا ہوں
کتنی پیاری ہے ترے شہر کی دھوپ
خود کو اکسیر بنا لایا ہوں
یہ کہیں خامیٔ ایماں ہی نہ ہو
میں مدینے سے پلٹ آیا ہوں

O

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حاصل مشاعرہ

اس مشاعرہ کے انتظام وانصرام کے بارے میں اپنی زبان سے کچھ کہنا شاید مناسب نہ ہو کہ دیکھنے والوں نے جو کہا وہ اس کی تصویر کشی کے لیے کافی ہے۔محض اتنا اضافہ مقصود ہے کہ یہ مشاعرہ ماضی کی بازیافت سے عبارت تھا۔تنقید و تحسین، نشست و برخاست اور انداز و سلیقہ میں اسی شائستگی اور تہذیب کو زندہ کرنے کی کوشش کی گئی جو مشاعرے کی روایت کی اصل بنیاد ہے۔

وہ لوگ کہاں کھو گئے جنھوں نے سخن کی شمع روشن کی اور پھر اظہار کا سلیقہ سکھایا۔ چاندنی رات کے حسن اور لہروں کے ترنم میں گھل کر شعر و سخن کی اس محفل نے ماضی کے کتنے ہی نقوش تازہ کر دیئے۔ مشاعرے کی روداد اور کلام کا انتخاب تو پچھلے اوراق میں رقم ہے لیکن اس نشست کا اصل اعجاز اور حاصل یہ تھا کہ جب رات کے خاتمہ پر نورِ سحر نے دستک دی تو جناب احمد ندیم قاسمی اور مظفر وارثی کے کلام کے طفیل یہ محفل شعر و سخن، محفل نعت میں ڈھل گئی۔ گویا خدا کے پاک نام سے شروع ہونے والی محفل اس کے رسولؐ کے ذکر تک پہنچی اور احمد ندیم قاسمی کے نعتیہ اشعار اس محفل کا اختتام بن گئے۔ رات کی آخری گھڑی میں عقیدت کے اس اظہار نے عجب سماں باندھ دیا۔ ہر طرف کیف و سرور اور عجز و نیاز کی ایک کیفیت سی بکھر گئی۔ قبولیت کے ان لمحوں میں بساطِ آرزو بچھنے لگی اور سیکڑوں سامعین نے دستِ دعا دراز کر دیئے۔ ادھر دعائیہ کلمات درِ قبولیت پر پہنچے۔ ادھر محفل کے خاتمے کا اعلان ہوا۔ لوگ رخصت ہوئے اور رات نے آخری سانس لیے لیکن دریا میں شمعیں ابھی تک جھلملا رہی تھیں اور خدامِ ادب مورچھل لیے کھڑے تھے۔

ان کا مغلئی انداز، برگد کے بوڑھے درختوں تلے خوب صورت نشست، چاندنی کا فرش، تخیل کا سلسلہ

urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دراز ہوا تو دہلی مرحوم کی یاد تازہ ہوگئی۔'' قاضی کے حوض پر مبارک النساء بیگم کی حویلی، میاں کریم الدین کا بسیرا، نواب زین العابدین خان عارف کا حسن انتظام اور کاملین فن کا اجتماع''، یوں محسوس ہوا کہ ذرا دور لہروں کے سفینے پہ بیٹھے مرزا فرحت اللہ بیگ یادِ رفتگاں میں کھوئے دلّی کے آخری مشاعرہ کے اختتامی کلمات دھرا رہے ہیں۔

'' آخری شعر پہ پہنچے تھے کہ برابر کی مسجد سے آواز آئی، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اس کے ساتھ ہی سب کے منہ سے نکلا، تیری آواز مکے اور مدینے، اذان ختم ہوئی تو سب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ دعا سے فارغ ہو کر مرزا فخرو نے کہا، صاحبو! کچھ عجیب اتفاق ہے۔ فاتحہ خیر ہی سے یہ مشاعرہ شروع ہوا تھا اور اب فاتحہ خیر پر ہی ختم ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے دونوں شمعوں کو جو چکر کھا کر ان کے سامنے آ گئی تھیں، بجھا دیا۔ شمعوں کے گل ہوتے ہی نقیبوں نے آواز دی۔ حضرات مشاعرہ ختم ہوتا ہے''۔

ہاں مشاعرہ ختم ہوتا ہے لیکن نہیں، مشاعرہ ختم نہیں ہو سکتا۔ جب تک ذوقِ شعر وسخن باقی ہے جب تک شمع اردو روشن ہے، مشاعرہ زندہ رہے گا۔ چناب کے کنارے، چنیوٹ کا یہ مشاعرہ تو ایک سنگِ میل تھا۔ ابھی بہت سے سنگِ میل اور آئیں گے۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں ذوق
ہندوستان میں دھوم ہماری زباں کی ہے

ڈاکٹر امجد ثاقب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اعتراف

اس مشاعرے کے انعقاد کے سلسلہ میں امجد جاوید سلیمی اے۔ایس۔پی چنیوٹ کا کردار نا قابل فراموش ہے انہوں نے جس شوق سے انتظامات میں حصہ لیا وہ اہل ذوق کے دل پہ ہمیشہ نقش رہے گا۔معظم بن ظہور، محمد اسلم شکر اور اشفاق ناصر کی تخلیقی صلاحیتوں نے اس مشاعرے کو چار چاند لگا دیئے دراصل یہ انہی کی محنت کا ثمر ہے کہ یہ مشاعرہ اس علاقے کی ادبی تاریخ کا ایک یادگار باب بن گیا ہے۔ان کے علاوہ چنیوٹ اور ربوہ کے شہری مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے کمال متانت کے ساتھ پانچ گھنٹے کی اس طویل ادبی نشست میں شرکت کی اور بقول عطاء الحق قاسمی اگر بہترین سامعین کی ٹرافی دینے کی روایت ہوتو یہ ٹرافی بغیر کسی تامل کے اہالیان چنیوٹ کو دی جاسکتی ہے۔جن دیگر افسران اور معززین علاقہ نے انتظامات کو عملی شکل دی اور مالی معاونت فرمائی ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

چوہدری محمد اکرم	آر ایم ربوہ	سردارزادہ ظفر عباس سید	سابق وزیر حکومتِ پنجاب
میاں محمد علی بلوچ		الحاج قاضی صفدر علی	چیئرمین بلدیہ
ملک محمد قطب اعوان	تحصیل دار چنیوٹ		چنیوٹ
جاوید بشیر	نائب تحصیل دار چنیوٹ	سید کنول عباس	چیئرمین بلدیہ ربوہ
رائے ظفر عباس	نائب تحصیل دار ربوہ	محمد یامین ارائیں	
عبدالرزاق کھوکھر	سیکرٹری بلدیہ ربوہ	رانا جمشید احمد	
ظفر اقبال	ٹریف انچارج چنیوٹ	ڈاکٹر سرفراز علی	
محمد نواز	چیف آفیسر	شہزادہ اکبر	
	بلدیہ چنیوٹ	مشتاق احمد	

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot